

قرآن سے اسبل کی تصدیق

www.only1or3.com

www.onlyoneorthree.com

تالیف

محمد اسلم رانا

مرکز تحقیق مسیحیت ملک پارک شاہدرہ لاہور

اسلامی مشن سنت نگر لاہور



قرآن سے بائبل کی تصدیق

فہرست مضامین

مضمون

۳	پہلا باب: مسیحیوں کا دعویٰ
۴	چار بائبل
۴	پہلی: یہودی بائبل
۵	دوسری: سامری بائبل
۶	تیسری: پروٹسٹنٹ بائبل
۷	چوتھی: روٹن کیتھولک بائبل
۸	دوسرا باب: مسیحیوں کے ہاں بائبل کی
۸	حقیقت کا کچھ مزید مطالعہ
۹	پرانے عہد نامہ کی حقیقت
۱۱	مصلوبی مسیح کی ذمہ داری
۱۱	تیسرا باب: قرآن کے نزدیک بائبل کی حقیقت
۱۲	توریت - ہدایت اور نور
۱۲	انجیل - ہدایت اور نور
۱۵	قرآنی بیانات کی تلاش
۱۶	حرف آخر

قرآن سے بائبل کی تصدیق



تورات حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور یا سینا پر بارگاہ ایزدی سے عنایت فرمائی گئی تھی۔ اس کے علمبرار بنی اسرائیل یا یہودی ہیں اور جو کلام الہی حضرت مسیح علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا تھا۔ اسے انجیل کہتے ہیں۔ یہ مسیحیوں کی مقدس کتاب ہے۔ یہ دونوں کتابیں قرآن مجید سے پہلے کی ہیں۔ قرآن مجید پر متعدد مقامات پر ان کتابوں کا ذکر خیر آیا ہے مسیحی بھائی ایسے قرآنی بیانات سے یہ مطلب لیتے ہیں کہ جو تورات اور انجیل (بعد دیگر کتب جن کے مجموعہ کو وہ بائبل کہتے ہیں) یہودیوں اور مسیحیوں کے پاس ہیں وہ صحیح و درست کتابیں ہیں۔ اور قرآن انہیں کو خدا کی طرف سے مقرر کردہ اور سچی الہی الہامی کتابیں قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ مشہور مسیحی جریدہ ماہنامہ ”کلام حق“ کو خبر النواہات ستمبر ۸۳ء ص ۲۱) رقم طراز ہے۔

مسیحیوں کا دعویٰ | بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے پاس بائبل کی صورت میں جو کچھ بھی موجود ہے، قرآن مجید نے اس کی تصدیق مَصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (جو کچھ قرآن سے پہلے ہے کی تصدیق کرتا ہے) اسلم) کہہ کر دی ہے اور یہ بتا دیا ہے کہ بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے الہام کی صورت میں جو کچھ موجود ہے درست اور صداقت پر مبنی ہے۔

چار بائبلیں | ان حالات میں مسیحیوں کی اس قدیم اور مردوج غلط فہمی کے ازالہ کی غرض سے حقیقت حال کا مطالعہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ بائبل کے ماننے والے یہودی یا دو مسیحی فرقے ہی نہیں ہیں ایک اور جماعت بھی شریک کار ہے۔ چنانچہ اب دگل کی اس دنیا میں بائبلیں (جیسا کہ کلام حق کے اقتباس سے معلوم ہوتا ہے) دو نہیں چار ہیں جن کا مختصر تعارف تحریر خدمت ہے۔

پہلی۔ یہودی بائبل | مسیحی بائبل کا پہلا حصہ جسے وہ عہد عتیق یا پرانا عہد نامہ کہتے ہیں یہودیوں کی بائبل ہے۔ اس مجموعہ کتب کی پہلی پانچ کتابوں کو تورات کہا جاتا ہے۔ یہودیوں نے خدا سے تورات لیتے وقت نعرہ مارا تھا،
 ”ہم اس کے حکموں پر عمل کریں گے اور اس کی تعلیمات کو قبول کریں گے“

(A BOOK OF JEWISH KNOWLEDGE BY CHAIM PEARL

BOOKS: 1978 P.1001)

یہودیوں کے تورات پر ایمان کامل اور اس کی تعلیمات کی قبولیت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ تورات کی کتاب خروج میں لکھا ہے۔

”اور بنی اسرائیل کو مصر میں بود و باش کرتے ہوئے چار سو تیس برس ہوئے تھے اور ان چار سو تیس برسوں کے گزر جانے پر ٹھیک اسی روز خداوند کا سرا لشکر ملک مصر سے نکل گیا“ (کتاب خروج باب 12 دروس 14) اہم ہیں موضوع پر یہودیوں کی احادیث و روایات کی کتاب ”طلمود“ میں لکھا ہے۔

وہ مصر میں دو سو برس ہی رہے تھے“ (THE TALMUD

TRANSLATED BY PROF. H. POLAN 5636 P.16A).

یہودی مفسر ڈاکٹر جے ایچ ہرٹز تصدیق کرتے ہیں :-

”علماء یہود کا بیان ہے کہ ان چار سو تیس برسوں میں سے اسرائیلی مصر میں

دو سو برس ہی رہے تھے“ (THE PENTATEUCH AND

HAFTORAHS EDITED BY DR. J. H. HERTZ C.H.

LATE CHIEF RABBI OF THE BRITISH EMPIRE

1979, P.259 ڈاکٹر ہرٹز مزید بتاتے ہیں۔

”علماء یہود کی کوشش رہی ہے۔ کہ یہودی بائبل کی کتاب حزقی ایل کو مستند کتب مقدسہ کی فہرست سے خارج کر دیا جائے“ یہودی تفسیر ص 200 (کالم 2)۔

دوسری سامری بائبل

حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے بعد ان کی سلطنت
دو حصوں میں بٹ گئی دو یہودی قبائل اصل یہودیت و تورات پر قائم رہے اور
یروشلم میں سلیمان کی تعمیر کردہ مسجد کو اپنی عبادت کا مرکز و محور بنائے رکھا انکا
ملک یہودیہ کہلایا۔ دوسرے دس قبائل بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے۔ انہوں
نے اپنی علیحدہ سلطنت بنام اسرائیل بنالی اور سونے کے دو بکھرے بنا کر ہیکل
سلیمانی کے مقابلہ پر اپنی دو عبادت گاہیں تعمیر کر لیں۔ اس کے باوجود بھی وہ تورات
ہی کی پیروی کے دعویدار رہے (تفصیلات AN ILLUSTRATED

HISTORY OF THE BIBLE BY T. H. KITTO

D. D. F. S. A. EDITED BY ALVAN BONDD. D. 1902 P. 418

وہ تورات کو ماننے اور باقی یہودی کتب مقدسہ کے منکر ہیں کیونکہ انہیں
ان کے دشمن یہودی مورخین نے لکھا تھا۔ یہودی ڈاکٹر ہرٹز ان کی
بائبل کا مذاق اڑاتے اور اسے ناقابل اعتماد بناتے ہیں۔ دلچسپی کے لیے اصل قبیل
ترجمہ پیش خدمت ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں شمعون اور
لاڈمی کے بارے میں کہا۔

”لعنت ان کے غضب پر“ ”کتاب پیدائش باب ۴۹ ورس ۱۷۔ اس جلد
تفسیر میں یہودی مفسر نے لکھا ہے۔

”یعقوب ان پر نہیں بلکہ ان کے گناہ پر لعنت بھیجتا ہے جس کو وہ
اس سے زیادہ رد نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سامری تن کے ناقابل اعتماد ہونے
کا ایک بین ثبوت ہے کہ اس میں ”لعنت ان کے غضب پر“ کی بجائے لکھا
ہے۔ ان کا غضب کتنا شاندار ہے۔ (یہودی تفسیر صفحہ ۱۸۴)
چنانچہ لکھا ہے۔

”سامری تورات مسورہی متن سے قریباً ہزار اختلافات گھتی ہے“

انسائیکلو پیڈیا یٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۷ء جلد ۲ صفحہ ۸۸۵ کالم ۲

یہودی تورات کے مسورہی متن کی وضاحت حسب ذیل ہے۔

”چھٹی صدی عیسوی میں یہودی علمائے اعراب ایجاد کئے اور عبرانی عہد متیق

اعراب کے ساتھ لکھا جانے لگا۔ الفاظ کا جو تلفظ روایتاً چلا آتا تھا اس کے مطابق اعراب

لگائے گئے اور تلفظ کو صحت کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے اعراب لگائے گئے یہ کام ان

یہودی علمائے نے کیا جو طبرپاس میں اور دربارے فرات کے کنارے سورا میں رہتے تھے

انہوں نے یہ کام چھٹی سے بارہویں صدی عیسوی تک کیا پس یہ سوراتی متن یعنی رواتی

متن کہلاتا ہے“ (حقائق بائبل مقدس مصنف علامہ پال ارمنٹ ص ۱۷۱)

تیسری۔ پروٹسٹنٹ بائبل | پروٹسٹنٹ اور من کیقبولک مسیحیوں

کے دو بڑے فرقے ہیں۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کی بائبل ۴۴ کتابوں پر مشتمل ہے بائبل

کی کتاب پیدائش میں لکھا ہے۔ ”اسماعیل کی کل عمر ایک سو سترتیس برس کی ہوئی۔

تب اس نے دم چھوڑ دیا اور وفات پائی اور اپنے لوگوں میں جا ملا پیدائش ۱۷:۲۵)

”اسماعیل نے ایک سو سات برس کی عمر میں وفات پائی (کیٹو صفحہ ۱۱۵)۔ پروٹسٹنٹ

مسیحیوں کے نزدیک ان کی بائبل کی بعض کتابوں میں بھی مشابہتیں ہیں۔ مثلاً باوری دہیم

مسیحین ایم اے لکھتے ہیں:

”پطرس کے دوسرے خط کی الہامی حیثیت سیکڑوں برس سے مشکوک مانی

جاتی ہے“ (مسیحی مسائل صفحہ ۱۷)

بائبل کے مشہور مفسر پادری ڈوملو بتاتے ہیں کہ: یعقوب کا خط تنازعہ فیہ ہے“

(A COMMENTARY ON THE HOLY BIBLE BY THE

REV. J. R. DUMMEL O.W. M.A.: 1944, P. CIX, CD.)

چوتھی۔ رومن کیتھولک بائبل | رومن کیتھولک بائبل ۱۷، کتابوں پر مشتمل ہے۔

علاوہ ازیں ان کی بائبل کی بعض کتابیں پر وٹمنٹ اور یہودی بائبل کی نسبت زیادہ البواب اور دروس پر مشتمل ہیں۔ ان کی ہدایت ہے :

”اس بائبل کا مطالعہ نہ کریں۔ جو کلیسیا کی منظوری کے بغیر چھاپی جاتی ہے۔ کیوں کہ اس میں اشراہی غلطیاں پائی جاتی ہیں جو کاتھولک ایمان کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ (مسیحی تعلیم صفحات ۵، ۱۶) شائع کردہ کاتھولک ٹرو تھ سوسائٹی لاہور) یعنی کاتھولک مسیحیوں کے نزدیک پر وٹمنٹ بائبل ناقابل اعتماد ہے اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ جن کتابوں کے بارے میں ایذا و تحقیر کا جھگڑا ہے وہ یہودی بائبل سے متعلق ہیں یہودی انہیں مقدس نہیں مانتے۔ رومن کیتھولک کا انہیں مقدس ماننا پنجابی محاورہ کے مطابق ”ماں سے پھا پھاں کٹنی زیادہ کا مصداق ٹھہرا ہے۔“

رومن کیتھولک نااضل علامہ پال ارنسٹ بی اسے ٹائٹ آف سیدزٹ سلولیر نے لکھا ہے: ”توریت میں قوانین تاریخی باتوں کے ساتھ با ترتیب طور پر بیان نہیں کئے گئے بلکہ وہ بکھرے ہوئے ہیں اور پرانہ صورت میں ہیں اور ان کے بے ترتیب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ قوانین ان حالات کی پیداوار ہیں یعنی ان حالات کے مطابق ہیں جو خرد ج کے وقت اور پھر بعد میں ملک موعود (کنعان فلسطین) میں تھے وہ قوانین صرف موسوی زمانے ہی کے نہیں بلکہ مابعد کے زمانے کے بھی ہیں اور اصطلاحات میں جو بہت سے فرق پائے جاتے ہیں ان فرقوں اور اختلافوں کا باعث بھی وہ مختلف حالات ہی ہیں (بنی اسرائیل کے مصر سے) (اسلم) خرد ج کے زمانے میں بیابان میں حالات اور طرح کے تھے لیکن ملک موعود میں ان حالات اور طرح کے تھے مگر ساری سرریت موسوی ہی منسوب کی ہے۔“

کیونکہ وہ سب سے بڑا شارع تقادہ شریعت کا بانی اور سرچشمہ تھا“
 (حقائق بائبل مقدس صفحہ ۱۲۴۷) یعنی بائبل کی اصل الاصول توریت
 کا متن فالستہ موسمی نہیں ہے موسیٰ کے بعد اس میں ملاوٹ اور اضافہ ہو
 گیا تھا۔

اب ان حالات میں جبکہ ۱۱ بائبلیں چار ہوں ۲۱ جنہیں کونسلوں اور کسٹوں
 نے سند فضیلت بخشی ہو ۱۳ اور ان چاروں کے دعویدار اپنی اپنی بائبل کو
 صحیح اور دوسروں کی بائبل کو اپنے ایمان کے منافی اور نقصان دہ قرار دیتے
 ہوں اور ۱۲ پھر اندرونی طور پر بھی وہ اپنے اپنے علماء کی تحقیقات اور روایات
 کو اپنی ہی بائبل کے مندرجات پر ترجیح دیتے ہوں (۱۵) بائبل کے متن کو گھسیلا
 بازی کا شکار سمجھتے ہوں۔ تو کوئی شخص کس منہ سے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ
 ”بنی اسرائیل! مسیحیوں کے پاس بائبل کی صورت میں جو کچھ بھی موجود ہے
 قرآن مجید نے اس کی تصدیق مَصَوِّقًا لِّمَا بَیْنَ يَدَيْهِ کہہ کر دی ہے
 اور یہ بتا دیا ہے کہ بنی اسرائیل یا مسیحیوں کے پاس الہام کی صورت میں جو کچھ
 موجود ہے درست اور صداقت پر مبنی ہے“

دوسرا باب :

مسیحیوں کے ہاں بائبل کی حیثیت کا کچھ مزید مطالعہ

پرانے عہد نامہ کی حیثیت | پرانے عہد نامہ (یعنی مسیحی بائبل کی وہ
 کتابیں جو یہودیوں کے ہاں مقدس ہیں اور مسیحی بھی انہیں مقدس سمجھتے
 ہیں) کے بارے میں نصف صدی پہلے کی تحقیقات حسب ذیل ہیں۔

پُرانے عہد نامہ کی تاریخی باتیں اب محض کہانیاں ثابت ہو گئی ہیں۔

مسائل کلیسیا مصنف ڈاکٹر گورترجمہ جلال الدین عنبر تحصیلدار مظلومہ کرپن ناچ سوسائٹی
رہور ۱۹۲۷ء (صفحہ ۹۵)

برصغیر کے مشہور مسیحی مصنف آرچدیکن برکت اللہ تورات کی کتاب پیدائش کے ابتدائی ابواب کو محض یہودی روایات کا درجہ بتاتے ہیں، انزاع مسیحیت و بائبل صفحہ ۱۸ شائد یہی وجہ ہے کہ ”بائبل کیسے ہم تک پہنچی“ کے زیر عنوان پارک صرف مسیحی کتب مقدسہ کے انتخاب وغیرہ پر ہی بحث کرتے ہیں اور پرانے عہد نامہ کا ذکر تک نہیں کیا ہے۔ اس میں یہ بتا کر کہ کلیسیاؤں نے ان کتابوں کو چھپا کر لکھتے ہیں:

”ہم اب بھی ان سے اتفاق یا اختلاف کرنے کی پوزیشن میں ہیں“

CHRISTIANS ANSWER MUSLIMS BY

GERHAD NEHLS: 1980 P 11A

مصلوبی مسیح کی ذمہ داری | مسیح کو اس کی تبلیغی زندگی میں سنانے والے سنگساری کی کوششیں کرنے والے اور بالآخر ایسے پکڑنے اور بھڑے الزامات لگا کر رمی حاکم پبلشز کے دربار میں لیجانے والے یہودی ہی تھے۔ اس غریب نے کہا بھی:

میرا سر، کچھ جرم نہیں پاتا۔ (انجیل یوحنا ۱۸: ۲۸)۔

دیکھو میں نے تمہارے ہی سامنے اس کی تحقیقات کی مگر جن باتوں کا الزام تم اس پر لگاتے ہو ان کی نسبت میں نے اس میں کچھ قصور نہ پایا (انجیل یوحنا ۱۸: ۲۲)۔
حاکم سید پر ایک قیاری کو بھڑوایا کرتا تھا۔ اس نے مسیح کو چھوڑنے کی صلاح دی

مگر یہودی نہ ماننے (انجیل متی ۲۴: ۲۱) انجیل یوحنا ۲۳: ۱۸) آخر کار :
جب پیلاطس نے ان سے کہا پھر لیورج کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں؟ سب
نے کہا وہ مصلوب ہو اس نے کہا کیوں اس نے کہا برائی کی ہے مگر وہ اور
بھی ہلا چلا کر کہنے لگے وہ مصلوب ہو۔ جب پیلاطس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں
پڑتا بلکہ اٹا ہوا ہو جاتا ہے۔ تو پانی کے کرلوگوں کے ردِ بدلتا ہوتے اور کہا
میں اس راستباز کے خون سے بری ہوا۔ تم جانو سب لوگوں نے جواب میں کہا
اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر اس نے برآبا کو ان کی خاطر چھوڑ دیا
اور لیورج کو کوڑے لگوا کر حوالہ کیا کہ مصلوب ہو (انجیل متی ۲۷: ۲۲-۲۶)۔

ان تمام انجیلی حقائق کو پس پشت ڈال کر ۲۱ نومبر ۱۹۶۲ء کو انجیلی پوپ پال
سٹشم نے یہودیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے یہودی حکومت اسرائیل
کی طرف سے پیش کردہ درخواست کو قبول کر کے یہودیوں کو مصلوبی مسیح کے
الزام سے بری قرار دیا۔ چنانچہ اب سارا بوجھ بیماریا سے رومی حاکم پیلاطس
کے سر کھوپا جاتا ہے۔ اور رومن کیتھولک مسیحیوں کو اپنی ہی کتب مقدسہ
کامنہ چڑھانے اور ہٹلانے مٹھانے نہیں آتی۔ بیانک دل لکھتا ہے۔

”اے میرے پیارے یسوع پلاطوس نے تیرے دشمنوں کے ڈر سے تجھ پر
موت کا ناجائز فتویٰ دیا ہے۔“ (صلیب کے راستہ کے چودہ مقام جسے
ریورنڈ فادر ایگزوپیراؤ، ایف۔ ایم کپ نے پاکستان ور نیگلر کاٹھولک
رُوتہ سوسائٹی کی طرف سے شائع کیا صفحہ اول)۔

پاپائے روم کے اس کا رخیر میں پر دسٹنٹ مسیحی بھی پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔
جیسا کہ ہم تحریر کر چکے ہیں۔ پیلاطس نے مسیح کو چھوڑنے کے لیے ہر حربہ آزما دیا
پورے پورے جتن کئے لیکن یہودی ہجوم کے آگے اس کی ایک نہ چلی۔

بھی یونین مقبول جسٹس سمنیری نیویارک امریکہ کے پرنسپل فریڈرک سی گرانٹ کا
ڈھٹائی سے لکھتے ہیں :-

”یہ تھیں وہ جھوٹی بنیادیں جن کی بنا پر پاپاٹس نے الفساد کرنے اور یسوع
کو مار کرنے کی بار بار کی نیم دلازمہ سامی کے بعد مجرم کے شور و غوغا کے آگے ہتھیار
ڈال دیئے اور اسے مصلوب کرنے کا حکم دیا“ ! امریکی انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ ۱۹۸۰ء
جلد ۱۶ صفحہ ۴۴۴ کا لم ۱۲

مسیحیوں کی خاص اپنی کتب مقدسہ کے صفحہ ۴۴۴ سے یہ امر روز روشن کی
طرح متزنی ہے کہ مصلوبی مسیح کی تمام تر ذمہ داری یہودیوں کی گردنوں پر تھی لیکن
پاپا کے روم نے اپنی ہی کتب مقدسہ کے مندرجات کو پرکاش کے برابر بھی اہمیت نہ
دی اور یک جنبش قلم انہیں باطل کر کے رکھ دیا۔

جس بائبل کی مسیحیوں کے اپنے ہاں حیثیت یہ ہو اس کی تصدیق کرتے ہیں
قرآن سے !
تیسرا باب !

قرآن کے نزدیک بائبل کی حیثیت

توریت انجیل اور بائبل - عالم مسیحیت کے مشہور ترین مناظر ڈاکٹر
فانڈر کا یہ کہنا غلط ہے کہ !

۱۔ ”بعض اوقات تمام عہد عتیق کو اہل اسلام توراۃ کہتے ہیں“ (صفحہ ۵۲)

۲۔ ”مسیحی لوگ اکثر اوقات تمام عہد عہد کو انجیل کہتے ہیں اور قرآن بھی ایسا
ہی کرتا ہے“ (صفحہ ۵۳)

۳۔ قرآن میں بائبل عموماً الکتاب کہلاتی (میزان الحق مصنفہ پاریسی جی فانڈر
ڈی ڈی صفحہ ۵۳)

واضح ہو کہ جہاں کہیں قرآن نے یہودیوں کو اہل کتاب کہا ہے (سورۃ المائدہ آیت ۶۸) تو اس الکتاب سے مراد تورات موسیٰ ہے۔ قرآن اس تورات کے من جانب اللہ اور کلام اللہ ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ جو تختیوں پر مرقوم تھی اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوتی تھی (سورۃ اعراف آیات ۱۴۵، ۱۴۶) دیگر قصوں کہانیوں کا قرآن کے ہاں کوئی تصور ذکر یا بیان نہیں ہے۔ پرنے عہد نامہ کو قرآن نے ہرگز ہرگز الکتاب قرار نہیں دیا ہے اسی طرح مسیحیوں کو خطاب کرتے وقت جب اہل کتاب پکارا گیا ہے۔ (مائدہ آیت ۶۸) تو اس الکتاب سے مراد انجیل وہ کلام الہی ہے۔ جو بارگاہ ایزدی سے حضرت مسیحؑ کو عطا ہوا تھا جو کہ اب ناپید ہے مروجہ چار انجیلوں اور بالخصوص دیگر کتب یعنی کتاب اعمال پوس وغیرہ کے خطوط اور یوحنا کے مکاشفہ کا بالکل کوئی مقام نہیں ہے۔ برصغیر قرآنی اصطلاح ”الکتاب“ کا مطلب ”بائبل“ قطعاً نہیں ہے۔

توریت ہدایت اور نور | قرآن مجید میں توریت کو ہدایت اور نور لکھا گیا ہے۔ (سورۃ النام آیت ۹۱) یعنی اس میں شریعت اور توحید مندرج تھی موجودہ تورات میں ہم پڑھتے ہیں:

”پر دلی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا (کتاب استنساخ ۲۳: ۱۹) یعنی غیر یہودیوں سے سود خوری جائز ہے جب سود خوری ایک لعنت ہے جس کا شرائع سابقہ میں بھی کوئی جواز نہیں تھا قرآن نے صرف سود کی انتہائی سخت مخالفت کی ہے (البقرہ: ۲۷۵) بلکہ بتایا ہے کہ تورات میں بھی یہودیوں کو سود خوری کی قطعی ممانعت کی تھی سورۃ النام آیت ۱۶۱۔

اب تورات میں بیان کردہ نور یعنی توحید کا مطالعہ بھی فرمائیں بائبل کی کتاب پیدائش میں لکھا ہے۔

”اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص دیاں اس سے کشتی لڑتا رہا جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہیں ہوتا تو اس کی ران کو اندر کی طرف سے چھو اور یعقوب کی ران کی سن اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی اور اس نے کہا مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹ چلی یعقوب نے کہا جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے جواب دیا یعقوب اس نے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ روز آزمائی کی اور غالب ہوا“

(پیدائش ۳۲: ۲۴ - ۲۸)

ان دروس کی تفسیر میں پادری سٹرلنگ لکھتے ہیں:

”جب یعقوب اپنے آپ کو اکیلا خیال کر رہا تھا۔ تو اسے معلوم ہوا کہ وہ تنہا نہیں تھا۔ اس کے ساتھ کوئی پوشیدہ ہستی تھی۔ اس نے آزاد ہونے کی کوشش کی۔ اس دوران اسے محسوس ہوا کہ وہ خالق کائنات LIVING GOD کے ساتھ کشتی لڑ رہا تھا جس لمحہ اس پر یہ حقیقت منکشف ہوئی اس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی اور اسے جانے سے انکار کر دیا کیونکہ پو پھٹنے والی تھی وہ خطرہ اور مشکل کا وقت اپنے سامنے پاتے چلایا

”جب تک تو مجھے برکت نہ دے میں تجھے جانے نہیں دوں گا۔“

(THE BIBLE FOR TODAY EDITED BY
JOHN STERLING: 1941, P. 42).

پادری ڈیلو کا بیان واضح تر ہے :
 ”مشکل ہی شک کیا جاسکتا ہے کہ مصنف جسمانی کشتی خیال کر رہا تھا۔
 اپنے زمانہ کے لوگوں کی طرح خدا کی بالکل روحانی فطرت کے نظریہ کو وہ بھی
 نہیں سمجھتا تھا اور خدا کو جسم رکھنے والا ہی خیال کرتا تھا۔“
 مزید آگیا : تورات کی توحید کا کہ خدا نے اپنے ایک بندہ یعقوب کے
 ساتھ کشتی لڑی اور مات کھار شرط مان کر چھڑالی۔“
 قرآن میں تورات کو فرقانی یعنی حق و باطل میں امتیز کرنے والی کتاب بھی لکھا
 گیا ہے۔ (بقرہ ۵۳۱)

ادھر ہمارے مسیحی بھائیوں کی تورات کے کیا یہ کہنے کہ زندگی گزارنے
 کے رہنما اصولوں اور توحید کی بجائے گمراہ کن شریعت اور بت پرستی سے
 بھی بدتر توحید کا سبق دیتی ہے ! باللعجب !!
انجیل میں ہدایت اور نور | انجیل میں بھی ہدایت (شریعت) اور نور
 (توحید) تھا۔ مائتہ ۲۶)

مسیح نے تورات کے حکم کو منسوخ کر کے یہ شریعت دی :
 ”تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت
 میں تم سے کہتا ہوں کہ شریعہ کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہسے گال پر
 طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے اور اگر کوئی تجھ پر ناش
 کر کے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوڑ بھی اسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے
 ایک کوس بیگار میں لے جائے تو اس کے ساتھ در کوس چلا جا جو کوئی تجھ
 سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ“
 انجیل متی ۵: ۲۸ - ۴۲ -

مسیحی کلیسا کا دو ہزار سالہ طویل طرز عمل اس شرعی حکم کے باطل اور جھوٹا ہونے کا اظہار من الشمس ثبوت ہے۔

اور موجودہ چار انجیل میں سے ہمارے مسیحی بھائی مسیح کی خدائی کے ثبوتوں کے انبار لگا کر انہیں قرآنی "تورات" کا مصداق ثابت کرتے ہیں۔ یوحنا کی انجیل تو بالخصوص لکھی ہی مسیح کی خدائی ثابت کرنے کے لیے گئی تھی (تفصیلات کلیسا دی تواریخ مصنفہ پادری رینفرڈ ارا لیت کپ ۸ ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۶)۔ مطلب یہ کہ روجہ تورات اور انجیل قرآن کریم کے بیان کردہ معیاروں پر پورا نہیں اترتی ہیں۔

قرآنی بیانات کی تلاش | موجودہ تورات و انجیل کے قرآن میں

مذکور تورات و انجیل نہ ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآنی بیانات ان میں نہیں ملتے ہیں مثلاً قرآن مجید کی سورۃ فتح آیت ۲۹ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفات کہ وہ کفار کے مقابلہ میں طاقتور اور بہادر آسمان پر سے رحم و دل عبارت کے شوقین اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا کے طلبگار ہیں۔ ان کے چہرے نورانی سے منور ہیں درج کر کے لکھا ہے کہ ان کے یہ اوصاف تورات اور انجیل میں بھی مذکور ہیں جبکہ ہمارے مسیحی بھائی اپنی تورات و انجیل میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی مذکورہ صفات دکھانے سے عاجز ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اسم گرامی احمد بھی ہے۔ قرآن

کریم کی سورۃ صف آیت ۶ میں مندرج ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے بعد آنے والے احمد نامی رسول پر پامانے کی خوشخبری سنائی تھی۔ موجودہ انجیل کے اصل نہ ہونے کا ثبوت نوٹ فرمائیے کہ اس میں احمد نامی پیغمبر کے مبعوث ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

اس موقع پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ قرآن اپنے سے پہلی کتابوں کے ٹھیکین (نگہبان) ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن ان کے ابدی حقائق و معارف مثلاً توحید ثبوت اور آخرت کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

حرف آخر

امید واثق ہے کہ ہماری گزارشات کی روشنی میں مسیحی بھائی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ قرآن ان کے پاس موجود تورات و انجیل کے خدائی کلام ہونے کی ہرگز ہرگز تصدیق نہیں کرتا ہے۔ توریت انجیل اور قرآن تینوں کتابوں سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح کیا جا چکا ہے جس کتاب کے حصوں اور مندرجات کو مسیحی خود ہی مسکوک سمجھتے ہوں اور ان کے اپنے ماں اس کی کوئی قدر و منزلت نہ ہو قرآن کریم سے اس کی تصدیق کرنے کا نظریہ قرین انصاف نہیں ہے۔ آئندہ کی اصل اوجہ ختم ہونے والی زندگی ایسے اہم اور نازک معاملہ کے بارے میں بائبل ایسی بے بنیاد اور ناقابل اعتماد کتاب پر بھروسہ کرنا محل نظر ہے۔ مشورہ عرض ہے کہ وہ اس معاملہ کو کی حقہ اہمیت دیں اور اس ضمن میں اپنے سوالات خیالات اور شکوک و شبہات کے ازالہ کے لیے بصد شوق خط و کتابت کریں۔

محمد اسلم رانا

دفتر! مرکز تحقیق مسیحیت ملک پارک شاہدرہ لاہور

اسلامی مشن سنت نگر لاہور